نیشنل کونسل فار طب

ضابطۂ اِخلاق

حکومتِ پاکستان کی وزارتِ صحت نے

۲۹۔ جولائی ۱۹۷۰ء کو منظور کیا۔

نیشنل کونسل فار طب کی ایک خصوصی کمیٹی

نے صدر کونسل کی ہدایت پر اس کا جائزہ لے کر 30-اپریل 2024ء کو

دور حاضرہ کی ضرورتوں اور تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے

انگریزی ترجمے کے ساتھ پیش کیا ہے۔

اور جو مفادِ عامہ کے لیئے شائع کر رہا ہے۔

Introduction

Presenting before you is the booklet of this Code of Ethics, which has been presented by the Unani and Ayurvedic Tibbi Board to the Ministry of Health, Government of Pakistan on April 23, 1970, and its approval for publication was granted by the Government of Pakistan. It has been subsequently edited and amended by the written executive order number U A H, dated July 29, 1970.

It is imperative to clarify in this series that adherence to medical ethics is morally obligatory for every physician and healer. The National Council for Tibb is empowered to revoke the registration of any physician or vaid, after investigation, under Section 27 of the Act dated August 11, 1965, who acts in contravention to the provisions of the Act and commits ethical misconduct.

Before, this draft was only available in Urdu. Now, it is being presented in English as well,.

Committee for Code of ethics:

- **Hakeem Mukhtar Ahmad Barkati**
- **Hakeem Zulfiqar Ali Zahid**
- **Hakeem Hafiz Fareed Younas**
- **Tabeeba Rabia Mehmood**
- **Hakeem Abdul Wahid Shamsi**
- **Hakeem Arfin Saeed**

Hakeem Muhammad Ahmad Saleemi
President
National Council for Tibb, Isd.
3- constitutional Avenue G-5/2,
islamabad.
30th April 2024

تعارف

پیشِ نظر کتابچہ یونانی اور آیورویدک طبی بورڈ نے بتاریخ ۲۳۔ اپریل ۱۹۷۰ء وزارتِ صحت حکومتِ پاکستان کی خدمت میں پیش کیا اور جس کی منظوری حکومتِ پاکستان کی طرف سے ترمیم و اضافہ کے ساتھ بذریعہ مکتوب مجریہ نمبری ایف ۳-۶/۶۶ یو، اے، اایچ مورخہ ۲۹۔ جولائی۔ ۱۹۷۰ء کے مطابق عمل میں آچکی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ طبی ضابطۂ اخلاق کی پابندی اخلاقاً ہر طبیب اور وید پر لازم ہے اور نیشنل کونسل فار طب کو یہ حق حاصل ہے کہ تحقیق و تفتیش کے بعد زیر دفعہ ۲۸ از روئے ایکٹ ۱۱ اگست ۱۹۶۵ء پر اس طبیب یا وید کی رجسٹریشن منسوخ کر دے جو ایکٹ کے احکام کی خلاف ور زی کر تے ہوئے اخلاقی بے راہ روی (Misconduct) کا مرتکب ہو۔

قبل ازیں یہ مسودہ صرف اردو میں موجود تھا اب اس کو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق انگریزی میں بھی پیش کیا جا رہا ہے،

جائزہ کمیٹی برائے طبی ضابطۂ اخلاق

1- حکیم مختار احمد برکاتی
2- حکیم ذوالفقار علی زاہد
3- حکیم حافظ فرید یونس
4- طبیبہ رابعہ محمود
5- حکیم عبدالواحد شمسی
6- حکیم عارفین سعید

حکیم محمد احمد سلیمی
صدر نیشنل کونسل فار طب
اسلام آباد۔
30-اپریل 2024

Foreword

Tibb is a Medical science is a discipline that relates to the knowledge of medicines and encompasses all kinds of sciences and disciplines related to human beings. It is a science that deals with the prevention and treatment of diseases affecting the human body. It is an art that provides relief and salvation from pain and diseases. The history of medicine is deeply connected to human life, and its history is as ancient as human civilization. The past of the medical art is something to be proud of, as it is based on the welfare of both men and women and has served humanity for more than the past fifty centuries. The factors that have the greatest impact on human life, among them, humanistic medical practices are the most significant. These are individuals and communities who consistently strive to alleviate new challenges and pains, thereby affecting them profoundly. The vast field of medical science calls for research and development, identifying new expectations, new paths, and new destinations. Those who embrace the medical profession bear great responsibility. It is a collective duty that life be dedicated to human service, and it is incumbent upon healthcare providers to overlook personal interests and, through mutual cooperation with other practitioners, alleviate diseases and elevate public health standards.

Physicians must adhere rigorously to the organization's regulations and uphold the dignified traditions and ethics of their noble profession to ensure that the flag of this great profession always flies high.

There is no doubt that the details and technicalities of the medical profession have changed significantly over time.

پیش لفظ

طب ایک ایسی سائنس ہے جو علم الادویہ سے تعلق رکھتی ہے اور انسانی جس کے متعلق ہر قسم کے سائنس اور علوم پر حاوی ہے۔ یہ ایک سائنس ہے جو بیماریوں کے حفظِ ماتقدم اور انسانی جسم سے متعلق امراض سے بحث کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا فن ہے جو انسانی جسم کو تکلیف اور بیماریوں سے نجات دلاتا ہے۔

طب کی تاریخ کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے اور خود اس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی نوعِ انسانی کی تاریخ فنِ طب کا ماضی بجا طور پر قابلِ فخر ہے جس کی بنیاد مردوں اور خواتین دونوں کے مفاد پر رکھی گئی ہے اور یہ وہ فن ہے جس نے گذشتہ پچاس صدیوں سے زیادہ عرصہ تک انسانیت کی خدمت کی ہے۔ جو عواملِ انسانی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں ان میں طب انسانی معمولات پر سب سے اہم عامل ہے۔ یہ افراد اور اقوام جو مستقلاً نئے نئے خطرات اور آلام سے دوچار ہوتے رہتے ہیں، اثر انداز ہوتا ہے، فنِ طب کا وسیع میدان تحقیق اور ترقی کا متقاضی ہے اور نئی توقعات، نئی راہوں اور نئی منزلوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو لوگ فنِ طب کو اختیار کرتے ہیں ان پر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

باہمی اخوت کا اقتضاء ہے کہ انسانی خدمت کے لیے زندگی کو وقف کیا جائے، اور معالجین پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ذاتی مفاد کو نظر انداز کر کے دیگر حاملینِ فن کے باہمی تعاون سے بیماریوں کے مصائب و آلام گھٹانے اور عامی صحت کا معیار بلند کرنے میں مدد دیں۔

اطباء کو اس عظیم تنظیم کے لیے نظم و نسق کا پوری طرح پابند رہنا اور باوقار پیشہ کی اقدار و روایات کی سختی سے پابندی کرنا بہت ضروری ہے تاکہ اس عظیم پیشہ کا پرچم ہمیشہ بلند رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فنِ طب کی تفصیلات اور فنی طریقے بدلتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ بڑی حد تک بدل گئے ہیں۔ مختلف ممالک

Different countries may adopt different treatment methodologies, but it is a fact that the values and ethics of this profession remain largely the same as they have been for centuries. Undoubtedly, these are not legal statutes but rather standard principles that guide a practitioner in establishing boundaries for their conduct with patients, colleagues, related professionals, and the public. Among the medical ethical codes, the Hippocratic Oath stands out, also known as the "Oath of Hippocrates." Hippocrates, the son of a Greek physician and descendant of Asclepius, was born on the island of Kos around 460 BC and passed away in 377 BC.

Hippocrates' mention has been made twice by Plato and once by Aristotle, both great philosophers who regarded him highly as a physician. He was the first person to formulate an oath regarding medical profession ethics. Today, medical practitioners The oath is taken from them. The translation of this oath is as follows:

"I swear to fulfill this oath and covenant according to my ability and judgment. I will consider my teacher in this art equal to my parents and share my livelihood with them, and I will give them their share from my earnings, and when they need financial assistance, I will provide it. I will consider their children as my own and, if they wish to learn this art, I will teach them without any fee or agreement, and I will impart knowledge to them through parables, verbally, and in other ways, free of charge, and I will not teach anyone who has not taken this oath. I will use the treatment to help the sick according to my ability and judgment, but never with a view to causing harm or injury. I will not administer a poison to anyone, even when asked to do so, nor will I suggest such a plan. Furthermore, I will not give any woman a pessary to induce abortion. I will keep myself pure and holy in both my life and my art. I will not use the knife, even upon those suffering from stone, but will leave this to those who are trained in this work. Whatever houses I enter, I will go for the benefit of the sick, refraining from any voluntary wrongdoing or corruption, especially from

میں مختلف طریقہ ہائے علاج تو رائج ہو سکتے ہیں، مگر یہ حقیقت اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ اس پیشہ کی اقدار اور اخلاقیات آج بھی وہی ہیں جو صدیوں پہلے سے چلی آرہی ہے ۔ بلاشبہ یہ ضوابط قانون نہیں بلکہ وہ معیاری اصول ہیں جن کے مطابق ایک معالج مریضوں، اپنے ساتھیوں، متعلقہ پیشہ وروں اور عوام سے اپنے طریقۂ عمل کے لیے حدود مرتب کرتا ہے۔

طبی ضوابط اخلاق میں سے مسلم اور قدیم ترین بقراط کا تیارہ کردہ ضابطہ ہے، جس کو ''حلف نامہ بقراط'' کہا جاتا ہے۔ بقراط مذہبی پیشوا اور اریوقلیدس کا فرزند یونان کے ایک جزیرہ ''کوس'' میں تقریباً ۴۶۹ قبل مسیح پیدا ہوا اور ۳۷۷ قبل مسیح فوت ہوا۔

بقراط کا ذکر افلاطون نے دو دفعہ اور ارسطو نے ایک بڑے طبیب کی حیثیت سے کیا ہے، پہلا شخص تھا جس نے طبی پیشہ کے متعلق حلف نامہ تیار کیا۔ آج طبی معالجین سے یہ حلف لیا جاتا ہے۔ اس حلف نامے کا اردو ترجمہ حسبِ ذیل ہے۔

''میں قسم کھاتا ہوں کہ اپنی قابلیت اور دانست کے مطابق اس حلف اور عہد کو پورا کروں گا۔ میں اس فن میں اپنے استاد کو اپنے والدین کے برابر سمجھوں گا اور انہیں اپنی کمائی میں حصہ دار تصور کروں گا اور جب انہیں مالی امداد کی ضرورت ہوگی، امداد دوں گا۔ میں ان کے بچوں کو اپنا بھی سمجھوں گا اور اگر وہ اس فن کے سیکھنے کے خواہشمند ہوں گے تو میں ان کو بغیر کسی فیس اور معاوضہ کے پڑھاؤں گا اور سکھاؤں گا۔ میں اپنے بچوں کو اپنے استاد کے بچوں کو اور ان طلباء کو جنہوں نے یہ حلف اٹھایا ہوگا۔ اس فن تمثیلات کے ذریعے، زبانی طور پر اور دیگر طریقوں سے مفت سکھاؤں گا اور کسی کو بھی جس نے یہ حلف نہ اٹھایا ہوگا، کچھ نہیں سکھاؤں گا۔ میں اپنی اہلیت اور سمجھ کے مطابق علاج کو دکھی انسانوں کی امداد کے لیے استعمال کروں گا نہ کہ نقصان اور تکلیف پہنچانے کے نظریہ سے۔

میں نہ تو کسی کو زہر دوں گا۔ اگرچہ مجھے ایسا کرنے کے لیے کہا بھی جائے، پھر بھی میں یہ طریقہ تجویز نہ کروں گا۔ مزید برآں میں کسی عورت کو اسقاطِ حمل کی دوا نہیں دوں گا۔ میں اپنے فن اور زندگی میں پاک صاف رہوں گا۔ میں بغیر علم کے نشتر کو استعمال نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ پتھری کے مریضوں پر بھی نہیں کروں گا۔ جس گھر میں داخل ہوں گا

indulging in carnal pleasures. In whatever homes I go, I will enter them for the benefit of the sick, keeping myself far from all intentional wrongdoing and harm, especially from abusing the bodies of both men and women, free or slaves. And whatever I see or hear in the lives of my patients, whether in connection with my professional practice or not, which ought not to be spoken of outside, I will keep secret and will never reveal. If I keep this oath faithfully and do not violate it, may I enjoy my life and practice my art, respected by all humanity and in all times; but if I violate it and perjure myself, may the opposite be my fate."

This oath has been prevalent for centuries and is considered idealistic for all practitioners, especially those of Unani medicine, who accept its spirit wholeheartedly. With the changes in time and place and according to the strange and diverse demands of humans, these principles have continually required modification. However, there has been no change in their fundamental principles, and efforts have been made in every country to prepare a code of ethics for practitioners.

In the series of professional ethics, luminaries such as Ibn Abbas Majusi, Abu Sahl Masihi (Prince of Physicians), Ibn Sina, Al-Biruni, Hakim Azam Khan, Sanskrit, Chok Maharsi, Dhano Mantri, and other greats have continued to guide Unani physicians in the principles of Greek medicine. Most importantly, the principles of Prophetic Medicine (peace be upon him) have proved to be a beacon of light and a source of strength for physicians.

According to the principles of Prophetic Medicine (peace be upon him) and according to the scholars of medicine, a physician should be knowledgeable and obedient to divine commands. They should be of the highest character, soft-spoken, compassionate, and responsible, bound by credibility and good deeds. Their diagnosis should be as accurate as possible.

According to the code of ethics, a person with bad habits and a criminal record is not eligible to become a physician.The fundamental qualities of this profession are nobility and virtuous thoughts. A physician should never disclose anything about the intensity of the patient's illness or

بیمار کی مدد کرنے کے لیے داخل ہوں گا۔ میں کسی کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانے سے گریز کروں گا، اور خاص طور پر مریضوں کے جسموں کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد، آزاد ہو یا غلام گالیاں نہیں دوں گا، اور اپنی پیشہ وارانہ حیثیت سے میں جو کچھ سنوں گا یا دیکھوں گا اور مریضوں سے میل ملاپ سے جو کچھ مجھے معلوم ہوگا وہ اگر کوئی ایسی بات ہوگی جس کا شائع کرنا مناسب نہ ہوگا، تو میں اسے ہمیشہ ایک راز رکھوں گا۔

اگر میں اس عہد کی پابندی کروں اور اس کو نہ توڑوں تو خدا مجھے میرے فن میں ترقی دے اور اگر میں اس توڑدوں اور اس کا پابند نہ رہوں تو خدا مجھے تنزلی اور پستی میں گرادے"۔

یہ حلف صدیوں سے رائج چلا آ رہا ہے۔ تمام معالج خصوصاً طب یونانی کے معالج کے لیے اس حلف نامہ کی روح مثالی قرار دی جاتی ہے اور اس جذبے کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ جگہ اور زمانے کے تغیر کے ساتھ ساتھ اور انسانوں کے عجیب و غریب تقاضوں کے مطابق ان اصولوں میں اصلاح اور ترمیم ضروری ہوتی رہی ہے۔ مگر ان کے بنیادی اصولوں میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی، ہر ملک میں معالجین کے لیے ضابطہ اخلاق تیار کرنے کی کوشش کی گئی۔

پیشہ وارانہ اخلاق کے سلسلہ میں ابن عباس مجوسی، ابو سہل مسیحی (معالجین کا شہزادہ)، بوعلی سینا، البیرونی، حکیم اعظم خاں، سنسرت، چوک مہارشی، دھنومنتری اور دیگر اکابرین فن کے مرتب کردہ اصول طبِ یونانی کے معالجین کی راہنمائی کرتے رہے ہیں۔ سب سے زیادہ طبِ نبوی ﷺ کے اصول طبیبوں کے لیے مشعلِ راہ اور طاقت کا سرچشمہ ثابت ہوئے ہیں۔

طبِ نبوی ﷺ کے مطابق اور اساتذہ، طب کے نزدیک طبیب عالم اور پابندِ احکامِ الٰہی ہونا چاہئے۔ اس کو اعلیٰ کردار اور نرم گفتار ہونا چاہئے اسے بااعتبار اور افعالِ نیک کا پابند، ہمدرد اور بردبار ہونا چاہیے۔ اسکی تشخیص جہاں تک ممکن ہو صحیح ہونی چاہیے۔

ضابطۂ اخلاق کی رو سے کوئی شخص جس کی بُری عادات ہیں اور وہ مصدقہ مجرم ہے طبیب بننے کے قابل نہیں۔ اس پیشے کی بنیادی خصوصیات شرافت اور صالح خیالات ہیں۔ معالج کو کبھی مریض کو بالواسطہ یا بلا واسطہ بیماری کی شدت کے متعلق اور اس کی نوعیت کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہیے، لیکن مریض کے لواحقین کو ایسی اطلاع

their prognosis directly or indirectly unless it is necessary, but this information can be provided to the patient's relatives.

A physician should respect their teacher like their parents, treat their students like their children, and be concerned about their progress and well-being. In addition to technical education, a physician should be compassionate and empathetic. Even animals should be treated with compassion. A physician should refrain from backbiting. They should neither listen to nor engage in gossip, nor should they indulge in entertainment, leisure, or vulgar games. They should address all of the patient's problems and should not harbor any bigoted thoughts about any patient.

If a physician has undertaken a long journey to acquire medical knowledge, it is more beneficial for them, as they will take greater interest in their patients. If an inadvertent mistake occurs, the physician should rectify it at their earliest opportunity. After examining the patient, the physician should provide a complete report to the patient's relatives and offer them comfort. If it is not possible for the physician to repeatedly see a patient with a severe illness, they should refer the patient to another physician who is closer to the patient and under whose care the patient will feel safe.

A physician should not interfere in another physician's treatment. In such cases, if they are called upon, the physician should examine the patient in the presence of the treating physician. This will not only help maintain good intentions but will also guide in making a correct diagnosis and determining the onset of the disease.

The relations of a physician with other physicians should be friendly. If one physician needs assistance or advice in the course of a patient's treatment, another physician should offer such assistance or advice without any hesitation. If one physician goes to another physician for treatment purposes,

دی جاسکتی ہے۔

ایک معالج اپنے استاد کا والدین کی طرح احترام کرے اور شاگردوں سے اپنے بچوں جیسا سلوک کرے اور ان کی ترقی اور بہبودی کا خیال رکھے گا۔فنی تعلیم کے علاوہ معالج کو متین اور ہمدرد ہونا چاہیے۔حتیٰ کہ اس کو جانوروں سے بھی ہمدردی ہونی چاہئے۔معالج کو غیبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔اسے نہ کوئی بری بات سننا چاہئے اور نہ کوئی بُرا کام دیکھنا چاہیے۔اسے نمودونمائش،عیش وعشرت اور گھٹیا کھیل تماشوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔مریض کی تمام مشکلات پر حاوی ہونا چاہیے،معالج کو کسی بھی مریض کے متعلق برے خیالات نہیں رکھنے چاہئیں۔

اگر معالج نے علم طب حاصل کرنے کے لیے دور دراز کا سفر کیا ہو تو یہ اس کے لیے زیادہ مفید ہے،معالج اپنے مریضوں میں زیادہ دلچسپی لے گا۔اگر کوئی نادانستہ طور پر خطا ہو جائے تو معالج اپنی اوّلین فرصت میں اس کا ازالہ کرے گا،معالج مریض کا معائنہ کرنے کے بعد اس کی مکمل رپورٹ مریض کے لواحقین کو دے گا اور مریض کو تسلّی دے گا۔ اگر معالج کے لیئے مریض کی شدید بیماری میں اس کو بار بار دیکھنا ممکن نہ ہو تو وہ مریض کو کسی دوسرے ایسے معالج کے سپرد کر دے جو مریض کے نزدیک ہو اور جس کے ہاتھوں وہ محفوظ ہو۔

ایک معالج کسی دوسرے معالج کے علاج میں دخل اندازی نہیں کرے گا،ایسے حالات میں اگر اس کو بلایا جائے تو وہ مریض کا معائنہ اس معالج کی موجودگی میں کرے گا جو مریض کا علاج کر رہا ہے۔اس سے نہ صرف نیک نیتی برقرار رکھنے میں مدد لے گا بلکہ صحیح تشخیص کرنے اور بیماری کی ابتداء معلوم کرنے کے لیے ہر چیز بڑی دور تک رہبری کرے گی۔

معالج کے تعلقات دوسرے معالجین سے دوستانہ ہونے چاہئیں۔ اگر ایک معالج کو کسی مریض کے علاج کے سلسلہ میں کسی مدد یا مشورے کی ضرورت ہو تو دوسرا معالج بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے امداد اور مشورہ پیش کرے گا۔اگر ایک معالج کسی دوسرے معالج کے پاس علاج کی غرض سے جائے تو اس سے کوئی فیس نہیں لینی چاہئے بلکہ اگر اس کو مزید

they should not charge any fee. Instead, if they require any further assistance, it should be provided willingly.

Physicians should take special care when treating pregnant women. Abortion should only be considered when there is no other solution available.A physician should not perform an illegal abortion because inducing abortion is considered a crime and an unlawful act.

All precautionary measures should be taken by the physician when performing any kind of surgery on the human body. If they lack expertise in surgery, they should consult with a surgeon. When examining the patient and diagnosing their condition, the physician should seek the mercy of the Most Merciful for the patient's healing and restoration of health.

By ethical conduct, it is meant that the physician's behavior towards patients and their colleagues should be exemplary. Sudden calls for duty are commendable, and concise, cooperative, and transparent behavior are admirable qualities that exemplify the highest standards in the profession. Anyone who opposes the implementation of this code or its details will face a specific reaction. Medical ethics is nothing new; it is as old as human civilization, existing even during the time of the Babylonians over three and a half millennia ago.

A tabib or vaid will write the word "Hakim" (which is derived from the Arabic language and means "wise" , and if they are Ayurvedic practitioners, they will use the word "Vaid". The secret of a tabib's success lies in their skill, knowledge, and ability, deeply embedded in their understanding and adherence to ethical standards.

Physicians should empathize with their patients. Compassion is essential and plays a crucial role in the success of treatment over a long period. The conscience of a physician should be free from greed. In order to fulfill their duty, a physician should provide every possible comfort to patients within the scope of their medical abilities. During epidemics or outbreaks of diseases, a physician should work

کسی قسم کی امداد کی ضرورت ہو تو کرنی چاہیے۔

معالج کو حاملہ خواتین کے علاج میں خصوصی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔اسقاطِ حمل صرف ایسی صورت میں کرنا چاہیئے، جب اس کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہ ہو۔معالج غیر قانونی حمل نہیں گرائے گا کیوں کہ حمل گرانا گناہ اور غیر قانونی فعل ہے۔

انسانی جسم کو کاٹنے کے لیے معالج کو ہر قسم کی احتیاطی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔اگر وہ سرجری میں مہارت نہ رکھتا ہو تو اسے سرجن سے مشورہ کرنا چاہیے۔مریض کا معائنہ اور مریض کی تشخیص کرتے وقت معالج کو مریض کی شفاء یابی اور صحت کی بحالی کے لیے خدائے غفور الرحیم سے اس کی رحمت کی بھیک مانگنی چاہیئے۔

ضابطۂ اخلاق سے مراد معالج کا مریضوں اور اپنے رفقائے کار سے سلوک ہے۔فرض کی ناگہانی پکاریں معالج کو باہمت، اختصار پسند اور واضح کردار ادا کرنے کی متقاضی ہیں اور یہی خوبیاں اس پیشے کی مثالی بلندیوں کے لیے مجسمہ بنتی ہیں۔اس ضابطہ کی تعمیل میں کوتاہی یا اس کے جزئیات کی تعمیل میں کوتاہی کرنے والوں کے خلاف اس کا اپنا مخصوص ردِ عمل ہوگا۔طبی ضابطۂ اخلاق کوئی نئی چیز نہیں ہے، یہ اتنا ہی پرانا ہے جتنی کہ خود انسان کی تہذیب۔یہ آج سے ساڑھے تین ہزار سال قبل اہلِ بابل کے زمانے میں بھی موجود تھا۔

طبیب یا وید اپنے نام کے ساتھ اگر وہ طبیب ہے تو ''حکیم'' کا لفظ (جو عربی زبان سے مشتق ہے جس کے معنی ''عقلمند'' کے ہیں لکھے گا اور اگر وہ آیور ویدک پریکٹیشنر ہے تو ''وید'' کا لفظ استعمال کرے گا۔ معالج کی کامیابی کا راز اس کے فن، علم اور قابلیت نیز اس کی عام سوجھ بوجھ اور ضابطۂ اخلاق کی سختی سے پابندی میں مضمر ہے۔

معالج کو مریضوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ہمدردی ہی وہ انتہائی ضروری چیز ہے جو علاج کی کامیابی میں بہت دور تک ساتھ دیتی ہے۔معالج کا ضمیر حرص سے مبرّا ہونا چاہیے، معالج اپنے فرض کی تکمیل کے لیے اپنی فنی قابلیت کے مطابق مریضوں کو اپنے ذرائع کام میں لاتے ہوئے آرام پہنچانے والی ہر ممکن چیز مہیا کرنی چاہیے۔وبائی امراض یا چھوت چھات کے موقع پر معالج کو بڑی حوصلہ مندی اور تحمّل سے کام لینا چاہیئے۔صبر اس پیشے کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔معالج کو

with great patience and tolerance. Patience is a fundamental necessity in this profession. A physician should be so patient that even when dealing with difficult diseases, distressed patients, and naturally difficult individuals, they should not lose their temper.

The quality of perseverance is another essential requirement for a physician according to medical ethics. When treating a patient, a physician should not exhibit any kind of slip in their conduct.

Keeping the matters related to treatment confidential and refraining from disclosing any information about the illness to anyone that could harm the patient's reputation are crucial matters. A physician should restrict such secrets to their own person only.

Gentleness along with good manners are excellent qualities of a superior physician. A physician should obtain necessary information from the patient with gentle speech and sweet words, exercising great caution.

Honesty is an essential behavior both with colleagues and patients and in general interactions. A physician should not attract patients through advertisements, friends, or the press.
A physician should not be greedy or driven by desire. They should not harbor any enmity or hatred in their heart.

The above introduction will provide the foundation for the ethical values of the branches of Greek and Ayurvedic systems of medicine. Based on these principles, the following code of ethics has been adopted for all tabib and vaid to maintain the professional guidance and adherence. Any tabib or practitioner found violating
any aspect of this code will be subject to action by th
National Council for Tibb.

اس درجہ صابر ہونا چاہیئے کہ وہ مشکل سے مشکل امراض، پریشان حال مریضوں اور طبعاً شریرالطبع اشخاص کے ساتھ پیش آتے وقت بھی تحمّل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔

معالج کے لیے کردار کی پختگی کی خوبی ضابطۂ اخلاق کی ایک اور ضروری شرط ہے۔ مریض کا علاج کرتے وقت معالج کے کردار میں کس قسم کی لغزش نہیں آنی چاہیے۔

علاج سے متعلقہ معاملات کا صیغۂ راز میں رکھنا اور بیماری کے بارے میں کسی شخص یا اشخاص کو بتانا جس سے مریض کی ساکھ کو نقصان پہنچے بہت اہم باتیں ہیں۔ معالج کو ایسے راز صرف اپنی ذات تک محدود رکھنے چاہئیں۔

نرمی کے ساتھ ساتھ اچھے طور طریقے معالج کے اعلیٰ اوصاف ہیں۔ معالج کو صحیح تشخیص کے لیے نرمی گفتار اور شیریں الفاظ بڑی ہوشیاری کے ساتھ مریض سے مطلوبہ معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ معالج کو اپنے ساتھیوں اور مریضوں کے ساتھ اور عام برتاؤ میں ایماندارانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ معالج کو اشتہار کے ذریعے، دوستوں کے ذریعے یا پریس کے ذریعے مریضوں کو اپنی طرف راغب نہیں کرنا چاہیے۔ معالج کو حریص یا ہوس کا پجاری ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اسے کسی قسم کی دشمنی اور نفرت کو دل میں جگہ نہیں دینی چاہیے۔

مندرجہ بالا تعارف طبِ یونانی و آیورویدک سسٹمز آف میڈیسن کے شعبے میں اخلاقی اقدار کی بنیادوں کا کام دے گا۔ انہی بنیادوں پر اس پیشے کی شہرت کو برقرار رکھنے کے لیئے تمام طبیبوں اور ویدوں کی پیشہ وارانہ رہبری اور پابندی کے لیئے مندرجہ ذیل ضابطۂ اخلاق اختیار کیا گیا ہے۔ اس ضابطہ کی کسی شق کی خلاف ورزی کرنے والے کسی بھی طبیب یا وید کے خلاف نیشنل کونسل فار طب کاروائی کرے گی۔

Code of Ethics

Formulated on the following important lines, the code of ethics emphasizes strict adherence, the fundamental purpose of the profession of medicine and Ayurvedic is to serve humanity with utmost care.

1. The practitioner will interact with patients with complete compassion and attention while maintaining the standards of professional conduct, thereby gaining their complete trust.

2. The practitioner will stay informed about advancements and modern discoveries in the field of public health, continuing to strive for excellence in their knowledge and technical skills.

3. The practitioner will adhere strictly to the principles of the code of ethics and relevant laws, ensuring the protection of professional dignity while safeguarding the interests of the profession.

4. The practitioner should refrain from enticing patients through personal or commercial means, such as advertising, press releases, or any other medium, by offering commissions or incentives, thereby maintaining professional integrity.

5. The practitioner will not allow any interference in their independent judgment or diagnosis, and will handle external influences that may jeopardize the requirements of technical service with great caution and composure. However, in cases where collaboration with other practitioners or experts is necessary due to the complexity of the illness, and their assistance is required for diagnosis and treatment, the practitioner may seek their help with the consent of the patient and their relatives or guardians.

6. The practitioner will maintain confidentiality

ضابطہ اخلاق

ذیل کے اہم خطوط پر تشکیل کردہ ضابطہء اخلاق کی سختی سے پابندی کے ساتھ پیشہ ٔطب و آورویدک کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہے۔

1۔ معالج اپنے پیشہ وارانہ حسنِ سلوک کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے مریضوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور توجہ سے پیش آئے گا اور اس طرح ان میں (مریضوں میں) مکمل اعتماد حاصل کرے گا۔

2۔ معالج صحت عامہ کے شعبے کی ترقیوں اور جدید انکشافات سے باخبر ہوگا اور اس طرح اپنے علم اور فنی مہارت میں کمال حاصل کرنے کی مسلسل جدوجہد جاری رکھے گا۔

3۔ معالج ضابطۂ اخلاق کے اصولوں اور متعلقہ قوانین کی سختی سے پابندی کرے گا اور اس پیشے کے عائد کردہ نظم وضبط کو تسلیم کرتے ہوئے پیشہ کے وقعت کا پوری طرح تحفظ کرے گا۔ معالج کو اپنے کسی ہم پیشہ ساتھی کے غیر قانونی یا غیر اخلاقی افعال کو بے نقاب کرنے میں کوئی جھجھک نہیں ہونی چاہیے۔

4۔ معالج ذاتی طور پر یا اشتہار بازی سے، پریس کے ذریعے یا خبر رسانی کے کسی اور ذریعے سے تاش کے پتوں کی مدد سے یا ہینڈ بل یا اشتہار یا سرکلر یا کسی کو اپنی فیس میں کمیشن یا حصہ وغیرہ دے کر مریضوں کو اپنی جانب راغب نہیں کرنا چاہیئے۔

5۔ اپنی آزادانہ رائے یا تشخیص میں معالج کسی قسم کی مداخلت کی اجازت نہیں دے گا ،اور ایسے بیرونی عوامل کی جن سے کہ فنی خدمت کے اقدات کو ضرر پہنچے، بڑی سرگرمی اور جذبے سے نگہداشت کرے گا۔ البتہ ایسے دقیق امراض میں جہاں دوسرے معالج یا معالجین سے مشورہ کیئے بغیر کام نہ چل سکتا ہو اور ان کی تشخیص اور علاج کے سلسلے میں ان کی مدد مطلوب ہو، مریض اور اس کے لواحقین یا احباب کی رضاءمندی سے ان کی امداد حاصل کرسکتا ہے۔

6۔ معالج ایسے تمام حقائق کو جو اس پر اعتماد کرتے ہوئے اسے بتائے

regarding all facts they are entrusted with or information obtained during treatment, except where it is legally mandatory or necessary for the protection of public health or the welfare of an individual to disclose such facts or information.

7. As a member of society, the practitioner will actively participate in forums for the promotion of well-being and prosperity, taking keen interest in professional activities aimed at enhancing public health and benefiting society, contributing to the betterment of public health.

8. The practitioner should always remember that their primary duty is to safeguard life.

9. The practitioner must adhere to their scheduled appointments. Delay in such matters can sometimes lead to irreparable damages that cannot be rectified through treatment.

10. The practitioner will prioritize the treatment of all urgent and critical patients.

11. The practitioner will inform the patient's relatives or caregivers about the results of medical examinations and diagnoses.

12. If there is a difference of opinion between consulting and treating tabibs, the patient's relatives or caregivers should be informed in such a way that the decision to seek treatment remains entirely their own.

13. When a consulting practitioner examines a patient based on the recommendation of another practitioner, it is their responsibility to defer to the relevant practitioner.

14. The practitioner will not accept any benefit from prescribing medications from a pharmacy or pharmaceutical company.

15. The practitioner will not display their nameplate outside their clinic or residence, except at their clinic or residence.

16. If one practitioner seeks treatment from

گئے ہوں یا ایسی تمام معلومات جو اسے علاج کے دوران حاصل ہوئی ہوں، صیغۂ راز میں رکھے گا۔ البتہ جب وہ قانونی طور پر مکلّف ہوگا یا جہاں صحتِ عامہ کے تحفظ معاشرہ یا کسی ذات کی بہبودی کی خاطر ان حقائق اور معلومات کا بتانا لازمی ولابدی ہوگا تو ہو وہ بتا سکتا ہے۔

7۔ معاشرہ کے ایک رکن کی حیثیت سے معالج فلاح و بہبود کی مجالس میں پوری دلچسپی لے گا اور اپنے پیشے کی عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی غرض سے ایسی فنی سرگرمیوں میں حصہ لے گا، جو معاشرے اور ملک کی صحتِ عامہ کے لیے ہوں اور جن سے صحتِ عامہ بہتر ہوسکتی ہے۔

8۔ معالج کو یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ اس کا اوّلین فریضہ زندگی کی حفاظت کرنا ہے۔

9۔ معالج کو اپنی طے کردہ ملاقاتوں کا پابند ہونا چاہئے۔ ایسے معاملات میں تاخیر بسااوقات ایسے نقصانات کو جنم دیتی ہے کہ جن کا مداوا نہیں ہوسکتا۔

10۔ معالج تمام فوری اور خطرناک مریضوں کو نپٹائے گا۔

11۔ معالج طبی معائنہ اور تشخیص کے نتائج سے مریض کے لواحقین یا احباب کو آگاہ کرے گا۔

12۔ اگر مشورہ دینے والے معالج اور علاج کرنے والے معالج میں اختلافِ رائے پایا جائے تو اس صورتِ حال سے مریض کے لواحقین اور احباب کو اس طرح آگاہ کیا جائے کہ علاج کروانے کی مرضی ان پر ہی منحصر رہے۔

13۔ جب مشورہ دینے والا معالج کسی دوسرے معالج کی درخواست پر کسی مریض کا معائنہ کرے تو اس کا فرض ہے کہ وہ متعلقہ معالج پر چھوڑ دے۔

14۔ معالج کسی دواخانے یا کسی دواساز ادارے کی دوا تجویز کرکے اس سے کچھ نہیں لے گا۔

15۔ معالج اپنے نام کی تختی اپنے دواخانے یا اپنے مکان کے علاوہ اور کہیں آویزاں نہیں کرے گا۔

16۔ اگر ایک معالج بیمار کی حیثیت سے دوسرے معالج سے علاج

another practitioner, they will not charge any fee for it. Indeed, the practitioner should not charge any fee from close relatives, such as parents, children, or siblings who are under the care of the practitioner.

17. The practitioner will not prescribe any medication for a patient unless they are fully aware of its effects and properties.

18. The practitioner may refuse treatment for a patient if they become aware that another practitioner is treating the patient, or if it becomes apparent that the patient does not value their professional advice, or if the treatment is merely a legal formality to obtain a license, or if the patient is a habitual drinker and remains intoxicated. However, the practitioner will not discontinue treatment for such patients if they are not finding relief until the patient decides to discontinue treatment.

19. The practitioner will not appear as a witness against their patient, except when compelled by a court.

20. The practitioner will cooperate fully with the health department and abide by all national health guidelines.

21. The practitioner will not advertise through announcements, advertisements, street or public place gatherings, or through their students or agents.

22. The practitioner will not perform conditional treatment in exchange for money or any other remuneration.

23. The practitioner will not publish or advertise patient-related lines of treatment.

24. The practitioner will not charge the patient any money in addition to the appropriate fees and the appropriate price for medications.

25. The practitioner will only provide certification or a certificate of treatment in cases where they can verify it from the records.

کرائے تو وہ اس سے کوئی فیس نہیں لے گا۔ دراصل معالج کو قریبی عزیزوں، مثال کے طور پر والد بیٹے بیٹیاں جو معالج کے زیرِ کفالت ہوں ان سے بھی کوئی فیس نہیں لینی چاہیئے۔

17۔ معالج کوئی دوا مریض کے لئے تجویز نہیں کرے گا جب کہ وہ اس دوا کے افعال وخواص سے پوری طرح واقف نہ ہوگا۔

18۔ معالج کسی مریض کے علاج سے اس صورت میں انکار کر سکتا ہے، جب اسے معلوم ہو جائے کہ دوسرا معالج بھی اس مریض کا علاج کر رہا ہے یا اسے معلوم ہو جائے کہ اس کی فنی نصیحت کی قدر نہیں کی جا رہی ہے یا فرضی علاج محض قانونی جواز حاصل کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے یا مریض عادی شرابی ہے اور نشے میں مدہوش رہتا ہے۔ البتہ معالج ایسے مریضوں کا جن کو آرام نہ آ رہا ہو، علاج کرنا اس وقت تک ترک نہیں کرے گا جب تک کہ مریض اس کا علاج کرانا چاہتا ہو۔

19۔ معالج بطور گواہ اپنے زیرِ علاج مریض کے خلاف پیش نہیں ہوگا، سوائے اُس صورت میں کہ عدالت اُسے طلب کرے۔

20۔ معالج محکمہ صحت سے پورا پورا تعاون کرے گا اور قومی صحت کے سلسلہ میں تمام ہدایات پر پابندی سے عمل کرے گا۔

21۔ معالج بذریعہ اعلانات، اشتہار بازی، سڑکوں یا عوامی مقامات پر مجمع بازی یا اپنے شاگردوں یا ایجنٹوں کے ذریعے تشہیر نہیں کرے گا۔

22۔ معالج کسی رقم یا معاوضہ کے بدلے شرطیہ علاج نہیں کرے گا۔

23۔ معالج علاج سے متعلق مریضوں کے خطوط شائع نہیں کرے گا اور نہ ہی کرائے گا۔

24۔ معالج مناسب فیس اور دواؤں کی مناسب قیمت کے علاوہ کوئی روپیہ مریض سے وصول نہیں کرے گا۔

25۔ معالج شہادت یا سرٹیفکیٹ صرف ان صورتوں میں دے گا جہاں وہ ریکارڈ سے اس کی تصدیق کرے گا۔

26. The practitioner will not encourage patients of other practitioners to come to them.

27. The practitioner will not take steps towards abortion until it is confirmed that the pregnant woman's life cannot be sustained by continuing the pregnancy.

28. If one practitioner invites their friend who is under the treatment of another practitioner, caution must be exercised in expressing opinions about the treatment. However, if asked for recommendations, the practitioner will provide recommendations while maintaining professional dignity.

29. No practitioner will maintain professional relations with any unregistered practitioner or someone whose name has been removed from the practitioners' register.

30. The practitioner will not employ someone in their clinic who does not possess professional skills, especially in the field of dispensing. However, students of accredited institutions, midwives, and JARRAH not listed as non-professionals can be employed for specific tasks.

31. The practitioner will adhere to the provisions of the Unani, Ayurvedic, and Homeopathic Practitioners Act II of 1965.

-THE END-

26۔ معالج دوسرے معالجین کے مریضوں کو اپنے جانب آنے کی ترغیب نہیں دے گا۔

27۔ جب تک اس امر کی تصدیق نہ ہو جائے کہ حمل برقرار رہنے سے حاملہ کی زندگی قائم نہیں رہ سکے گی ۔ معالج اسقاط کی جانب قدم نہ اٹھائے گا۔

28۔ اگر ایک معالج اپنے کسی دوست کو جو کسی دوسرے معالج کے زیرِ علاج ہو بلائے تو اسے (معالج کو) علاج کے معاملے میں اپنی رائے ظاہر کرنے کے بارے میں احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ البتہ اگر اس سے (معالج) تجویز کرنے کے لیے کہا جائے تو معالج پیشہ کے وقار کو برقرار رکھتے ہوئے تجاویز پیش کرے گا۔

29۔ کوئی معالج کسی غیر رجسٹرڈ معالج یا جس کا نام پریکٹیشنرز رجسٹر سے خارج کیا گیا ہو معالجانہ تعلقات نہیں رکھے گا۔

30۔ معالج کسی ایسے شخص کو اپنے مطب میں ملازم نہیں رکھے گا جو پیشہ وارانہ مہارت نہ رکھتا ہو اور خصوصاً عطار (Dispensry) کے فن میں۔ البتہ منظور شدہ اداروں کے طلباء، دائیاں، جراح جو غیر ہنرمندوں کی فہرست میں نہیں آتے، انہیں مخصوص کاموں کے لیے ملازم رکھا جا سکتا ہے۔

31۔ معالج یونانی آیورویدک اور ہومیو پیتھک ایکٹ II 1965ء کی پابندی کرے گا۔

-ختم شد-